باب۔50

اولاد کشی

☆ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا ۔ (سورۃ الاسراء / بنی اسرائیل : آیت 31)

ترجمہ: اور اپنی اولاد کو ناداری (اور مفلسی) کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ ان کو قتل کر دینا یقیناً بڑی غلطی ہے۔

☆ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۔

ترجمہ: کیسی خرابی (کیسی تباہی) میں پڑ گئے وہ لوگ جنھوں نے حماقت سے (بے وقوفی سے) بے علمی سے اپنی اولاد کو قتل کر دیا اور اللہ نے ان کو جو کچھ دیا تھا اس کو حرام کر دیا وہ بھی اللہ پر تہمت باندھ کر۔ وہ سب گمراہ ہو گئے اور ان کی فطرت میں ہدایت ہی نہیں تھی۔ (سورۃ الانعام : آیت 140)

مشرکینِ عرب کے بعض ظالمانہ، مجرمانہ اور بے اصل خیالات کی اللہ تعالیٰ مذمت فرماتا ہے۔ وہ کیا کرتے تھے؟۔۔۔ وہ منتیں مانتے کہ اس سال اگر فصل اچھی ہوئی اور جانور تندرست رہے تو ہم خدا کے نام پر یہ دیں گے اور دیوتاؤں کے نام پر یہ۔ خدا کا حصہ فقیروں کو دیتے اور بتوں کا حصہ مجاوروں کو اور پجاریوں کو دیتے۔ بتوں کے حصہ میں جو کچھ آتا وہ اپنے سوا کسی غریب کو نہ دیتے۔ جب کہ خدا کے حصہ میں جو آتا اس میں پجاری بھی شریک ہو جاتے۔ لڑکے لڑکیوں کو بتوں پر چڑھا دیتے۔ اور بعض تو اس بات کو بڑی غیرت اور عزت سمجھتے تھے کہ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیں۔ زمانۂ جاہلیت میں غربت اور عار و ذلت کے خیال سے بھی اولاد کو زندہ در گور کر دیتے تھے۔ یہ یقیناً بہت ہی سخت دلی (cruelty) اور قساوت (brutality) کا کام تھا۔

صاحبو! موجودہ زمانے میں کیا اولاد کشی نہیں ہے۔ بے شک ہے۔ اس کی تصدیق چاہتے ہو تو کسی ایماندار ڈاکٹر سے پوچھو کہ ناجائز محبت کے کتنے پیٹ گرائے گئے ہیں، abortions کیے گئے ہیں۔۔۔! اور کتنے بچے (پیدا ہوتے ہی) مار ڈالے جاتے ہیں۔۔۔! میں تو ضبطِ تولید (family planning) کو بھی اولاد کشی کی ایک صورت سمجھتا ہوں۔ اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی۔ آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ خدا اس زمانے کے شر سے بچائے۔

آپ سمجھتے ہونگے کہ بتوں پر بھینٹ چڑھانا ہی خود کشی ہے۔ یا لڑکیوں کو زندہ در گور کر دینا ہی اولاد کشی ہے۔ جی نہیں! اپنی اولاد کو تعلیم نہ دینا، ان کی تربیت نہ کرنا یا غلط تربیت کرنا یا بے علم رکھنا یہ سب قتلِ نفس یعنی human killing میں داخل ہے۔ انھیں غیر مسلموں کے زیر اثر رکھنا اور ان کو بورڈنگوں میں رکھنا بھی اولاد کشی ہے۔ جس کو دینی تعلیم نہیں دی گئی، در اصل وہ مُردہ ہے۔ اسلامی تہذیب سے واقف نہ ہونا، یہ بھی مَوت کی ایک صورت ہے۔ اسلام سے، اسلامی تعلیم سے بے بہرہ رہ کر جینا، مرنے کے برابر ہی ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ بڑی ترقی کی۔ بڑی دولت جمع کی۔ نام مسلمانوں کا رکھ لیا۔ مگر یاد رہے! ہمارا مطلوب تو مسلمانوں کی ترقی ہے۔ غیر مسلموں کی ترقی سے ہم کو کیا حاصل۔۔۔؟ توبہ کرو۔ دینی تعلیم سیکھو۔ اسلامی اقدار پیدا کرو۔ اسی وقت تمھاری ترقی باعثِ مسرت ہوگی۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 8 صفحہ 33 تا 35 پارہ 14 صفحہ 81، 82 اور پارہ 15 صفحہ 23، 24 }

متفرقات۔Miscellaneous

صاحبو! اگر تمام مسلمان کسی حکمِ شرعی پر اتفاق کرلیں تو اس کو اجماع کہتے ہیں۔ (خلفائے راشدین کے ادوار میں احکامِ شرعی پر جو تمام اتفاق ہوے وہ اجماع کہے جاتے ہیں)۔ اجماع ہو جانے کے بعد دوسرے مسلمانوں کو اس سے اختلاف نہیں کرنا چاہیے۔ حدیث میں آیا ہے، لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ، میری امت گمراہی پر کبھی اتفاق نہ کرے گی۔ مگر ہر اجماع کا ایک مأخذ ہونا چاہیے یعنی وہ مسئلہ، قرآن اور حدیث سے ثابت ہو۔ اجماع کا فائدہ یہ ہے کہ وہ حکم تاکیدی اور یقینی ہو جاتا ہے۔ اس پر عمل کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 5 صفحہ 96 }

Siddiqui Publications